اِک دیا اُمید کا

(افسانہ)

ماہ نور مغل

انتباہ: اس تحریر کے تمام جملہ حقوق مصنفہ کے نام پر محفوظ ہیں لہٰذا ابنا اجازت کاپی پیسٹ کرنے سے گریز کریں، بصورتِ دیگر آپ کے خلاف چارہ جوئی کا حق مصنفہ کے پاس محفوظ ہے شکریہ!!)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جہاں جہاں بات ہو گی پاکیزہ جذبوں کی

وہاں محبت کو پردہ اور عشق کو سجدہ لکھوں گی

دور افق پر ہلکی ہلکی نارنجی رنگ کی کرنیں نمودار ہوتیں ایک اور گداز سی صبح کی آمد کا پتہ دے رہی تھیں۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایسے میں جہاں نمازی حضرات مساجد سے گھروں کا رخ کر رہے تھے، وہیں ایک گھر کے ایک کمرے میں وہ دو وجود جائے نماز پر بیٹھے اب بھی عبادت الٰہی میں مشغول تھے۔

جائے نماز میں اس وجہیہ مرد کے پیچھے اس کی امامت میں وہ نماز پڑھ رہی تھی، سلام پھیرتے ہی اس نے اپنے مجازی خدا کی طرف دیکھا، جواب خود بھی سلام پھیرتے اپنی جانِ عزیز شریکِ حیات کی جانب مسکراتے ہوئے متوجہ ہوا لیکن یک لخط وہ ٹھٹکا جس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹوں پر سے مسکراہٹ سمٹ گئی۔

اس کی نگاہیں ان بھیگے نین کٹوروں پر اٹک سی گئیں جہاں پر نمی نے اپنا بسیرا کیا ہوا تھا۔ اسکی کیفیت سمجھتے وہ گہرا سانس فضا کے سپرد کر گیا اور اسکے کندھے پر اپنا بازو پھیلاتے اسے اپنے سینے سے لگا گیا جس پر وہ ضبط کے دامن کا ساتھ چھوڑتی اسکے کشادہ سینے کو اپنا مسکن بنائے سسک اٹھی۔

اب آپ مجھے اپنے آنسوؤں کے سنگ رخصت کریں گی، میجر "وامق لغاری" کی بیوی اتنی "کمزور ہرگز نہیں ہو سکتی

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسکا سر اپنے کشادہ سینے سے اٹھائے، ٹھوڑی سے اسکے چہرہ کا رخ اپنی جانب کیے، انگشت شہادت کی پوروں سے آنسوؤں کو گال پر بہنے کی اجازت نہ دیتے، اسکی جبین پر اپنی پاکیزہ محبت کی پاکیزہ نشانی ثبت کرتے اس نے محبت سے چور لہجے میں استفسار کیا تھا۔

جس پر وہ جو اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپائے ہنوز سسک رہی تھی، اسکے لمس کی تاثیر اپنی رگ و جان میں اترتی محسوس کیے یکدم پُر سکون ہوئی اور اسکی بات پر نمدیدہ نگاہوں کو ہاتھوں سے مسلتی مسکراتی اپنی جگہ سے اٹھی۔

"بجا فرمایا آپ نے میجر صاحب، 'میجر وامق لغاری' کی بیوی نہ کبھی پہلے کمزور تھی اور نہ اب کمزور ہے جو اپنے شوہر کو دشمنوں سے مقابلے کرنے کے لیے اپنے آنسوؤں کے سنگ رخصت کرے"

جائے نماز کو تہہ لگائے رکھتی وہ پلٹی اور دھیمے قدموں سے 'وامق لغاری' کے پاس پہنچی جو اب صوفے پر براجمان ہو چکا تھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وامق لغاری کو گھر سے رخصت ہونے میں ایک یا دو گھنٹے درکار تھے اور 'آئنور لغاری' ایک ایک منٹ اپنے میجر کے سنگ گزارنا چاہتی تھی۔

ایک مسکراتی عقیدت سے لبریز نظر اس پر ڈال کر وہ اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکا کر لو دیتی نگاہوں کے سنگ اس کی جانب تکنے لگی تھی جس پر وہ ہولے سے جھکا اور اس کی خوبصورت آنکھوں کو اپنے لمس سے بوجھل کرتے معتبر کر گیا۔

"اچھا۔۔۔تو کیسے رخصت کریں گی مجھے"

اس نے شرارتی لب ولہجہ اپنائے پوچھا تو اسکی بات کا پس منظر سمجھتے یکلخت ہیں 'آئنور لغاری' کے چہرے پر قوس و قزاح کے رنگ بکھرے، پلکیں یک لخط ہی سرخ عارضوں کو سجدہ کرنے لگیں۔

اس حسین منظر کو "وامق لغاری" نے بڑی چاہت سے دیکھا تھا۔

ناجانے دوبارہ کبھی وہ اس منظر سے لطف اندوز ہو بھی سکے یا نہیں۔۔؟یہی سوچتے دل نے اس منظر سے نگاہ ہٹانے کی اجازت نہ دی۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں آپکو اپنے سایہ محبت اور سایہ شفقت میں رخصت کروں گی، اس امید پر کہ مستقبل قریب میں پھر سے ان بانہوں کو اپنا مسکن پاتے، ان میں سماتے تمام غموں سے نجات پاتے سکون حاصل کر سکوں، اس امید پر رخصت کر رہی ہوں کہ پھر سے آپکی امامت میں نمازِ فجر ادا کر سکوں"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی اپنے دل کی بات بڑی خوبصورتی سے بیان کر گئی۔

ایک سحر تھا جو "آئنور لغاری" نے اپنی باتوں سے 'وامق لغاری' پر طاری کر دیا تھا۔

"ان شاء اللہ، آپ دعا کیجئے گا"

اسکی بات پر وہ تحیر کے عالم میں اسکی سمت دیکھے گیا اور یکدم اس کو اپنے دل سے لگا گیا۔

"میری تو ساری دعائیں ہی آپ کے لیے وقف ہیں"

آئنور لغاری "نم لہجے میں کہتی اس کے دونوں ہاتھوں کو آنکھوں سے لگا گئی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All rights reserved to Novelslounge.com

وہ دھڑکتے دل کے سنگ اس پر اپنی نظریں ٹکائے اپنے امڈتے جذبات پر قابو پانے کی کوششوں میں تھی۔ ایک فوجی کی بیوی ہونا کتنا مشکل تھا، یہ ایک فوجی کی بیوی سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا، اس وقت بھی وہ اپنے دل کو سنبھالے مسکراتے ہوئے اسکو رخصت کرنا چاہتی تھی۔

وہ آئینے کے سامنے سے ہٹتا مسکرا کر پلٹا اور اس کے مقابل آیا اور ہولے سے جھکا۔

آئنور پورے دل سے مسکرائی اور اس کے ہاتھ سے اس کی فوجی ٹوپی لیے اسے پہنانے لگی۔

اسکے چہرے پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونکتے نرم گرم لبوں کا لمس اسکی پیشانی پر چھوڑتے اس کی آنکھیں پھر سے ڈبڈبانے لگیں۔

وامق نے اس کے دونوں بازوؤں کو تھامتے اسے اپنے سینے میں بھینچا اور اس کے بالوں سے ڈھکے سر پر اپنے لب جمائے۔

روانگی کا وقت ہو گیا تھا اور آئنور کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کی سانسیں کھینچ رہا ہو۔

اسکا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ اپنے میجر کو روک لے، لیکن نہیں۔۔۔

All rights reserved to Novelslounge.com

وہ میجر "وامق لغاری" کی بیوی تھی، جو اس ملک کا محافظ تھا، وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی، اسکو روکنے کا حوصلہ نہیں تھا اس میں، کیونکہ۔۔۔

وہ" آئنور لغاری" تھی۔۔

ایک محافظ کی بیوی۔۔

وہ اس کے فرض کے درمیان نہیں آسکتی تھی۔

ملک کے ناجوانوں کی مائیں ہی صرف مضبوط نہیں ہوتیں، بیوی بھی صنف آہن کا کردار بخوبی نبھاتی ہیں اور اس وقت " آئنور لغاری "اس کی عمدہ مثال تھی۔

اپنا دھیان رکھیے گا آئنور اور دعا کیجئے گا کہ ہم کامیابی سے ہمکنار ہوں، دشمن کے ارادے" "نست و نابود ہو جائیں، فتح ہمیں نصیب ہو اور شہادت ہمارا مقدر بنے

وہ جو اسکے ساتھ اسکو دروازے تک چھوڑنے آئی تھی، اسکی آخری بات پر اندر تک لرز گئی اور فالفور اپنا چہرہ اٹھاتے شکوہ کناں نگاہوں کے سنگ اسکی سمت دیکھا۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وامق کے چہرے پر ملک سے محبت ہلکورے کی رہی تھی، وہ کچھ نہیں کہہ پائی، بس خاموشی سے اس کی جانب دیکھنے لگی، اس کے چہرے کا ایک ایک نقش آنکھوں سے خفظ کرنے لگی۔

"اپنا دھیان رکھیئے گا اور ہر حالت میں اپنے حوصلے بلند رکھیئے گا"

اس نے اسکے ماتھے سے ماتھے ٹکائے فریاد کی۔

وہ بھیگی پلکیں اٹھائے اسکی طرف دیکھتی اثبات میں سر ہلا گئی اور ایڑھیوں کے بل کھڑے ہوتے اسکو کندھوں سے تھامے اپنی جانب جھکایا اور ایک بار پھر اس کی جبین کو پیار سے چوما۔

وہ مسکرایا اور ایک الوداعی محبت میں ڈوبی، عقیدت سے لبریز نظر اس پر ڈال کر قدم باہر کی جانب بڑھانے لگا۔

وامق، فتح کو اپنے نام کرتے غازی بن کر جلدی لوٹ آیئے گا، میں اپنی آخری سانس تک"

"آپ کی منتظر رہوں گی، میری امید کا دیا کبھی بجھنے مت پر دیجئیے گا

جیسے جیسے وہ قدم باہر کی طرف بڑھاتا جارہا تھا، ویسے ویسے 'آئنور لغاری' کے دل کی دھڑکنیں سست پڑنے لگی تھیں۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ گھر کی دہلیز عبور کرتا 'آئنور لغاری' کی لرزتی، کانپتی، امید میں ڈوبی التجائیہ آواز پر بے ساختہ اس کے قدم تھمے۔

اس نے آنکھیں شدت سے میچیں اور گہری سانس فضا کے سپرد کرتا پلٹا اور ایک مسکراتی نظر اس پر ڈال کر بنار کے باہر نکلتا چلا گیا۔

اس نے اسکو امید کا دامن بالکل نہ پکڑایا تھا، لوٹ آنا کتنا مشکل تھا، یہ بات وہ بخوبی جانتا تھا مگر۔۔۔

قسمت کے کھیل سے رب تبارک وتعالیٰ کے سوا کون واقف تھی۔۔۔؟

جبکہ پیچھے 'آئنور لغاری' تنہا رہ گئی تھی۔ اس کی نظریں اسی رستے پر جمی تھیں جہاں سے اسکا محبوب شوہر گیا تھا۔

وہ جانتی تھی کہ 'وامق لغاری' نے اسکو امید کا دیا بالکل نہیں جلا کر دیا تھا، لیکن۔۔۔

وہ اس امید کے دیے کو کبھی بجھنے نہیں دینا چاہتی تھی۔

نہ کوئی وعدہ، نہ کوئی امید۔۔۔

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مگر ہمیں تو تیرا انتظار کرنا ہے۔۔۔

ختم شد!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All rights reserved to Novelslounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM